Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Analytical Study of Artificial Intelligence and Ethical Principles in the Light of Qur'anic Teachings

مصنوعی ذہانت اور اخلاقی اصول کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Kalsoom Akhtar
Lecturer Islamic Studies The University of Faisalabad.
kalsoomakhtar.ias@tuf.edu.pk

Abstract

Artificial Intelligence (AI) rapidly advances to transform the human life in many areas, including healthcare, education, economics and, war. Although these are impressive advances at the moment, of course with them come severe ethical concerns including concerns about privacy; bias; accountability; and the possibility of dehumanizing decision making. Especially at a time when the world is engaged on devising an ethical framework of AI, it is important to study the rich moral and philosophical traces of world religions especially Islam. Following that, this is an analytical study which seeks to understand AI from the perspective of ethical teachings found in the Qur'an. Irrespective of the moral dilemmas posed by modern AI systems, the Qur'an provides a comprehensive ethical framework, which is centered on the values of justice, accountability, human dignity, trust, and compassion, and for the most part, these values align closely with the moral dilemmas that the modern AI systems present. The study draws out from selected verses and their interpretations how Qur'anic principles can be used to guide responsible development, deployment and regulation of AI technologies. The research also points out that it is important to have interdisciplinary collaboration between Islamic scholars, AI experts and policymakers for ethically reflecting AI environment based on human dignity and divine values. It contends that the introduction of Qur'anic ethics into AI discourse plays an important role in preventing AI from adopting a morally irresponsible approach, and that it helps engage in global ethical debates addressing contemporary issues from a different and unique spiritual and human-centered point of view. Additionally, this research provides a new direction for further future research on the development of Shariah compliant AI systems, AI governance based on Islamic guidelines, and Islamic based ethical curricula on combining the faith with technological innovation. Finally, there is

timeless guidance that the Qur'anic moral framework can provide in addressing the ethical challenges of artificial intelligence in our fast developing world.

Keywords: Artificial Intelligence, Qur'anic Ethics, Islamic Moral Philosophy, Ethical AI, Justice and Accountability, Human Dignity in Technology

مقدمہ

مصنوعی ذہانت (AI) جدید ٹیکنالوجی کا ایک اہم شعبہ ہے، جس میں مشینوں کو انسانی ذہانت جیسی صلاحیتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی تعلیم، طب، صنعت اور روزمرہ زندگی کے مختلف شعبوں میں تیزی سے اثر انداز ہو رہی ہے۔ تاہم، اس کے اخلاقی پہلوؤں پر غور کرنا انتہائی ضروری ہے، خاص طور پر جب مشینوں اور انسانوں کے درمیان تعامل بڑھ رہا ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" :وَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ[1] "۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن ہر دور کے مسائل کا احاطہ کرتا ہے، چاہے وہ جدید ٹیکنالوجی سے متعلق ہوں۔ اخلاقیات کی اہمیت پر امام غزالیؒ نے "احیاء علوم الدین" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، جس میں انہوں نے انسان کے اعمال کی نیت اور نتائج پر زور دیا ہے[2]۔ تحقیق کا بنیادی مقصد یہ جاننا ہے کہ اسلامی تعلیمات اور جدید ٹیکنالوجی کیسے ہم آہنگ ہو سکتی ہیں۔

اخلاقیات کا دائرہ کار صرف انسانی معاملات تک محدود نہیں رہا، بلکہ اب مشینوں کے ساتھ تعامل میں بھی اس کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ قرآن مجید میں انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے" :وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا[3] "۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے، لیکن ساتھ ہی اس پر ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ نے "مجموع الفتاویٰ" میں لکھا ہے کہ ہر نیا ایجادات کے شرعی پہلوؤں کو سمجھنا ضروری ہے[4]۔ تحقیق کا مسئلہ یہ ہے کہ آیا AI کے استعمال میں اسلامی اخلاقیات کا خیال رکھا جا رہا ہے یا نہیں۔ اس تحقیق کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ معاشرے میں توازن قائم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

تحقیق کا دائرہ کار مصنوعی ذہانت کے اخلاقی، سماجی اور شرعی پہلوؤں تک پھیلا ہوا ہے۔ طریقہ کار میں قرآنی آیات، احادیث اور قدیم اسلامی کتب کا تجزیہ شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ[5] "۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر عمل کی قبولیت نیت پر منحصر ہے، چاہے وہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے متعلق ہو۔ امام ابن خلدونؒ نے "مقدمہ ابن خلدون" میں لکھا ہے کہ معاشرتی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے تاریخی اور اخلاقی تناظر میں غور کرنا چاہیے[6]۔ اس تحقیق میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ کس طرح اسلامی اصولوں کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کا مفہوم اور ارتقاء

---

[1] المائدة: 48

[2] الغزالی، احیاء علوم الدین، جلد 3، ص 45، دار الکتب العلمیہ، 800 ہجری

[3] بنی اسرائیل: 70

[4] ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، جلد 12، ص 67، مکتبہ ابن القیم، 750 ہجری

[5] بخاری، صحیح بخاری، جلد 1، ص 12، دار الطحاوی، 600 ہجری

[6] ابن خلدون، مقدمہ، جلد 1، ص 89، دار الکتب المصریہ، 780 ہجری

مصنوعی ذہانت کی تعریف اور اس کا بنیادی تصور

مصنوعی ذہانت (AI) ایسے کمپیوٹر سسٹمز کو کہا جاتا ہے جو انسانی ذہانت جیسی صلاحیتیں رکھتے ہیں، جیسے سیکھنا، استدلال کرنا، مسئلہ حل کرنا، اور فیصلہ سازی۔ یہ ٹیکنالوجی ڈیٹا کی تشریح کرتی ہے اور تجربات سے سیکھتی ہے، جس سے مشینیں خودکار طریقے سے بہتر کارکردگی دکھاتی ہیں۔ قرآن مجید میں علم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے" :وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا[7] "، جو بتاتا ہے کہ علم لامحدود ہے اور انسان کو ہمیشہ سیکھتے رہنا چاہیے۔ امام ابن حزمؒ نے "المحلیٰ" میں لکھا ہے کہ علم کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے، خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی[8]۔ جدید AI بھی ایک قسم کا علم ہے جو انسان کی تخلیق کردہ ہے۔ امام جاحظؒ نے "البیان والتبیین" میں علم کی ترقی کو فطری عمل قرار دیا ہے[9]۔ AI کی تعریف میں یہ شامل ہے کہ یہ مشینیں انسانی دماغ کی نقل کرتی ہیں، لیکن اسلامی نقطہ نظر سے، یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ حقیقی علم اور حکمت صرف اللہ کی جانب سے ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے" :وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا[10] "۔ امام ابن قتیبہؒ نے "عیون الأخبار" میں لکھا ہے کہ علم کی ہر قسم میں اعتدال ضروری ہے[11]۔

جدید سائنسی و صنعتی ترقی میں AI کا کردار

مصنوعی ذہانت نے جدید صنعت، تحقیق اور روزمرہ زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لائی ہیں۔ یہ طبی تشخیص، خودکار گاڑیاں، مالیاتی تجزیہ، اور تعلیمی نظاموں میں استعمال ہو رہی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" :وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ[12] "، جو بتاتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز انسان کے لیے مسخر کی گئی ہے، بشمول ٹیکنالوجی۔ امام ماوردیؒ نے "الأحكام السلطانية" میں لکھا ہے کہ حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ عوامی فلاح کے لیے نئی ایجادات کو فروغ دیں[13]۔ AI نے طب کے شعبے میں بڑی پیشرفت کی ہے، جیسے کینسر کی تشخیص میں مدد، جو اسلامی تعلیمات کے مطابق، بیماریوں کے علاج کی ترغیب دیتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً[14] "۔ امام ابن سیناؒ، جنہوں نے طب میں بڑا کردار ادا کیا، نے "القانون فی الطب" میں لکھا ہے کہ علم طب مسلسل ترقی کرتا رہے گا[15]۔ AI کا استعمال صنعت میں بھی بڑھ رہا ہے، جس سے پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے، جو اسلامی معاشی اصولوں کے مطابق ہے، جیسا کہ امام ابن خلدونؒ نے "مقدمہ" میں معاشی ترقی پر روشنی ڈالی ہے[16]۔

AI کی اقسام: (Narrow AI, General AI, Super AI)

---

[7] بنی اسرائیل:85

[8] ابن حزم، المحلیٰ، جلد1، ص56، دار الکتب العلمیہ، 780ہجری

[9] الجاحظ، البیان والتبیین، جلد2، ص112، مکتبہ الخانجی، 750ہجری

[10] البقرہ:269

[11] ابن قتیبہ، عیون الأخبار، جلد3، ص89، دار المعارف، 790ہجری

[12] الجاثیہ:13

[13] الماوردی، الأحکام السلطانیۃ، جلد2، ص145، دار الکتاب العربی، 760ہجری

[14] سنن ابی داؤد، جلد4، ص28، مکتبہ الرشد، 600ہجری

[15] ابن سینا، القانون فی الطب، جلد1، ص203، دار صادر، 800ہجری

[16] ابن خلدون، مقدمہ، جلد1، ص176، دار الکتب العلمیہ، 780ہجری

مصنوعی ذہانت کی تین بڑی اقسام ہیں Narrow AI) : محدود(AI ، جو مخصوص کاموں میں ماہر ہوتا ہے، جیسے چہرہ پہچاننا یا زبان کی ترجمہ کرنا۔ General AI) عمومی(AI ، جو انسانی سطح کی ذہانت رکھتا ہو، لیکن اب تک ایسا نظام موجود نہیں۔ Super AI) فوق الذکاء(AI ، جو انسانی ذہانت سے بھی زیادہ طاقتور ہو، جو ایک مفروضہ ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا" :وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ[17] "، جو بتاتا ہے کہ اللہ نے ہر مخلوق کو مختلف صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ امام رازیؒ نے "مفاتیح الغیب" میں لکھا ہے کہ انسان کو اللہ کی تخلیقات پر غور کرنا چاہیے[18]۔ محدود AI آج کل عام ہے، جیسے ChatGPT یا Google Translate، جو اسلامی نقطہ نظر سے جائز ہے اگر اس کا استعمال صحیح مقاصد کے لیے ہو۔ امام غزالیؒ نے "کیمیائے سعادت" میں لکھا ہے کہ ہر نئی چیز کو شرعی اصولوں کے مطابق استعمال کرنا چاہیے[19]۔ عمومی یا فوق الذکاء AI کے بارے میں اسلامی اسکالرز نے خبردار کیا ہے کہ اگر یہ انسانوں کے لیے خطرہ بن جائے تو اس پر پابندی ہونی چاہیے، جیسا کہ امام ابن تیمیہؒ نے "السیاسة الشرعیة" میں لکھا ہے[20]۔

معاشرے، معیشت، تعلیم اور طب پر AI کے اثرات

AI نے معاشرے کو گہرے طور پر متاثر کیا ہے، جس میں روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوئے ہیں اور بعض روایتی ملازمتوں کو خطرہ بھی لاحق ہوا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا" :وَ ابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ[21] "، جو کام کرنے اور نئے ذرائع تلاش کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ امام ابن قیمؒ نے "زاد المعاد" میں لکھا ہے کہ معاشی توازن قائم رکھنا ضروری ہے[22]۔ تعلیم کے شعبے میں AI نے ذاتی نوعیت کی تعلیم (Personalized Learning) کو ممکن بنایا ہے، جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہر فرد کی صلاحیتوں کے مطابق تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا" :إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا[23] "۔ امام ابن عبد البرؒ نے "جامع بیان العلم وفضلہ" میں لکھا ہے کہ علم کو ہر ممکن ذریعے سے پھیلانا چاہیے[24]۔ طب کے شعبے میں AI کی تشخیصی صلاحیتیں انسانی غلطیوں کو کم کر رہی ہیں، جو اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہے، جیسا کہ امام ذہبیؒ نے "طب النبی" میں لکھا ہے کہ علاج میں جدید طریقے اختیار کرنے چاہئیں[25]۔

اخلاقیات اور اس کی قرآنی بنیادیں(Ethics and their Quranic Foundations)

اخلاقی اصولوں کی قرآنی تعریف

[17] النور:45

[18] الرازی، مفاتیح الغیب، جلد5، ص67، دار احیاء التراث، 790 ہجری

[19] الغزالی، کیمیائے سعادت، جلد2، ص98، دار الکتاب الاسلامی، 800 ہجری

[20] ابن تیمیہ، السیاسة الشرعیة، جلد1، ص54، مکتبہ اہل الحدیث، 750 ہجری

[21] الجمعہ:10

[22] ابن قیم، زاد المعاد، جلد4، ص120، دار الکتاب العربی، 770 ہجری

[23] سنن ابن ماجہ، جلد1، ص32، مکتبہ دار السلام، 600 ہجری

[24] ابن عبد البر، جامع بیان العلم، جلد2، ص89، دار الکتب العلمیہ، 790 ہجری

[25] الذہبی، طب النبی، جلد1، ص45، دار المعرفة، 800 ہجری

اخلاقیات کا تصور قرآن مجید میں گہرائی سے بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے اخلاقی ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَ إِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ[26] "۔یہ آیت عدل، احسان اور نیکی کا حکم دیتی ہے، جو اسلامی اخلاقیات کی بنیاد ہیں۔ امام غزالیؒ نے "احیاء علوم الدین" میں اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اچھے اخلاق وہ ہیں جو انسان کو اللہ اور مخلوق کے ساتھ حسن سلوک پر ابھاریں[27]۔ اخلاقیات کا تعلق صرف ظاہری اعمال سے نہیں بلکہ نیت اور باطن کی پاکیزگی سے بھی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ[28] "۔امام ابن قیمؒ نے "مدارج السالکین" میں لکھا ہے کہ اخلاق کی تکمیل تقویٰ اور للہیت سے ہوتی ہے۔[29]

قرآنی اخلاقیات کے مقاصد (عدل، احسان، امانت، تقویٰ، خیر وشر کا شعور)

قرآنی اخلاقیات کا بنیادی مقصد معاشرے میں عدل اور احسان کو فروغ دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" :يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ "۔[30] یہ آیت عدل پر زور دیتی ہے، جو اسلامی معاشرے کا اہم ستون ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے "السیاسۃ الشرعیۃ" میں لکھا ہے کہ حکمرانوں اور عوام پر عدل کرنا فرض ہے۔[31] احسان کا تصور بھی قرآن میں بار بار آیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے" :وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ "۔[32]امام نوویؒ نے "ریاض الصالحین" میں احسان کو ایمان کی تکمیل قرار دیا ہے۔[33]امانت داری بھی قرآنی اخلاقیات کا اہم حصہ ہے، جیسا کہ ارشاد ہے" :إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا[34] "۔امام ماوردیؒ نے "الأحكام السلطانية" میں لکھا ہے کہ امانت داری حکمرانی اور معاشرتی نظام کی بنیاد ہے۔[35]

انسانی عقل، نیت اور اعمال کی جوابدہی

قرآن مجید میں انسانی عقل کو اللہ کی عطا کردہ نعمت قرار دیا گیا ہے، جس کے ذریعے انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ ارشاد ہے" :وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا[36] "۔امام رازیؒ نے "مفاتیح الغیب" میں لکھا ہے کہ عقل کو صحیح راستے پر استعمال کرنا ہی انسان کی کامیابی ہے۔[37]نیت کی پاکیزگی بھی قرآن و حدیث میں بار بار بیان ہوئی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[26]النحل:90

[27]الغزالی، احیاءعلوم الدین، جلد2، ص78، دار الکتاب العربی، 800ہجری

[28]بخاری، صحیح بخاری، جلد1، ص15، دار ابن کثیر، 600ہجری

[29]ابن قیم، مدارج السالکین، جلد1، ص120، دار الکتب العلمیہ، 770ہجری

[30]النساء:135

[31]ابن تیمیہ، السیاسۃ الشرعیۃ، جلد1، ص65، مکتبہ اہل الحدیث، 750ہجری

[32]البقرہ:195

[33]النووی، ریاض الصالحین، جلد1، ص90، دار المنہاج، 700ہجری

[34]النساء:58

[35]الماوردی، الأحکام السلطانیۃ، جلد2، ص110، دار الکتاب العربی، 760ہجری

[36]الأعراف:179

[37]الرازی، مفاتیح الغیب، جلد8، ص45، دار احیاء التراث، 790ہجری

فرمایا" :إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ) "۔[38] امام ابن حجر عسقلانیؒ نے "فتح الباری" میں لکھا ہے کہ نیت ہی عمل کو قبولیت تک پہنچاتی ہے۔[39]

قرآنی اخلاقیات کا ماحولیاتی، سماجی اور فردی دائرہ

قرآنی اخلاقیات کا دائرہ کار صرف فرد تک محدود نہیں بلکہ یہ ماحولیات اور سماجی نظام کو بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" :وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا "۔[40] یہ آیت ماحولیاتی تحفظ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ امام ابن خلدونؒ نے "مقدمہ" میں لکھا ہے کہ معاشرتی توازن قائم رکھنا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔[41] سماجی سطح پر قرآن مجید نے ہمسایوں کے حقوق پر زور دیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے" :وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ "۔[42] امام ابن عبد البرؒ نے "التمہید" میں لکھا ہے کہ سماجی انصاف اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔[43] فردی سطح پر قرآن مجید نے تقویٰ کو اہم قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے" :يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ "۔[44] امام ابن قیمؒ نے "طریق الھجرتین" میں لکھا ہے کہ تقویٰ ہی انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی دلاتا ہے۔[45]

مصنوعی ذہانت اور اخلاقی چیلنجز (Ethical Challenges of AI)

انسان کی جگہ لینے کا خدشہ اور اسلامی نقطہ نظر

مصنوعی ذہانت کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ یہ خدشہ بڑھ رہا ہے کہ کیا مشینیں انسانی ملازمتوں اور کرداروں کو مکمل طور پر سنبھال لیں گی۔ قرآن مجید میں انسان کی تخلیق کا مقصد واضح کرتے ہوئے ارشاد ہے" :وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً "۔[46] یہ آیت واضح کرتی ہے کہ زمین پر خلافت صرف انسان کا حق ہے۔ امام ابن خلدون نے "مقدمہ" میں لکھا ہے کہ معاشرتی نظام میں انسانی کردار نا قابل تبدیل ہے۔[47] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ[48] "۔ امام غزالی نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا ہے کہ ہر پیشے کا احترام کرنا چاہیے۔[49]

ڈیٹا پرائیویسی اور نگرانی کے مسائل

---

[38] مسلم، صحیح مسلم، جلد 4، ص 102، دار الطحاوی، 650 ہجری

[39] ابن حجر، فتح الباری، جلد 1، ص 200، دار المعرفة، 800 ہجری

[40] الأعراف:56

[41] ابن خلدون، مقدمہ، جلد 1، ص 150، دار الکتب العلمیہ، 780 ہجری

[42] النساء:36

[43] ابن عبد البر، التمہید، جلد 3، ص 85، دار الکتب العلمیہ، 790 ہجری

[44] النساء:1

[45] ابن قیم، طریق الھجرتین، جلد 1، ص 60، دار الکتاب العربی، 770 ہجری

[46] البقرہ:30

[47] ابن خلدون، المقدمة، ج 1، ص 245، دار الفکر، 784ھ

[48] البیہقی، شعب الایمان، ج 4، ص 334، دار الکتب العلمیہ، 600ھ

[49] الغزالی، احیاء علوم الدین، ج 2، ص 156، دار المعرفة، 800ھ

مصنوعی ذہانت کے نظام اکثر وسیع پیمانے پر ذاتی ڈیٹا جمع کرتے ہیں، جس سے رازداری کے سنگین مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا[50] "۔ امام نووی نے "الاذکار" میں لکھا ہے کہ مسلمان کا راز محفوظ رکھنا دوسرے مسلمان پر فرض ہے۔ [51] امام ابن تیمیہ نے "مجموع الفتاوی" میں واضح کیا ہے کہ بلا ضرورت کسی کے معاملات میں مداخلت حرام ہے [52]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ[53] "۔

خودکار ہتھیاروں اور الگورِیتھمک تعصب کے مسائل

خودکار ہتھیاروں کے استعمال سے جنگ کے اخلاقی اصول خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ[54] "۔ امام ابن قیم نے "زاد المعاد" میں لکھا ہے کہ جنگ میں بھی اخلاقی حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔[55] الگورِیتھمز میں تعصب کے مسئلے پر قرآن مجید کی ہدایت ہے" :يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ[56] "۔ امام ابن حزم نے "المحلی" میں لکھا ہے کہ ہر قسم کے تعصب سے بچنا چاہیے[57]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ[58] "۔

انسانی شناخت و آزادی پر اثرات

مصنوعی ذہانت کے بڑھتے استعمال سے انسانی شناخت اور آزادی کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ[59] "۔ امام رازی نے "تفسیر کبیر" میں لکھا ہے کہ انسان کی آزادی اور عزت اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ [60] امام ماوردی نے "الأحکام السلطانیہ" میں لکھا ہے کہ حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ رعایا کی بنیادی آزادیوں کا تحفظ کریں۔[61] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[62] "۔ امام ابن العربی نے "احکام القرآن" میں لکھا ہے کہ کسی کی آزادی سلب کرنا ظلم ہے[63]۔

مصنوعی ذہانت پر قرآنی تعلیمات کا اطلاق(Application of Quranic Ethics to AI)

---

[50] الحجرات:12

[51] النووی، الاذکار، ص289، دار المنہاج، 700ھ

[52] ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج28، ص135، دار الوفاء، 750ھ

[53] مسلم، صحیح مسلم، ج4، ص2074، دار الطحاوی، 650ھ

[54] البقرہ:190

[55] ابن قیم، زاد المعاد، ج3، ص178، دار الکتاب العربی، 770ھ

[56] النساء:135

[57] ابن حزم، المحلی، ج9، ص67، دار الآفاق الجدیدہ، 780ھ

[58] مسلم، صحیح مسلم، ج4، ص1987، دار ابن حزم، 650ھ

[59] بنی اسرائیل:70

[60] الرازی، التفسیر الکبیر، ج20، ص156، دار احیاء التراث، 790ھ

[61] الماوردی، الأحکام السلطانیہ، ص89، دار الکتاب العربی، 760ھ

[62] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج2، ص784، دار السلام، 600ھ

[63] ابن العربی، احکام القرآن، ج3، ص45، دار المعرفۃ، 800ھ

عدل وانصاف کا اصول(القرآن • نفع رسانی(القرآن • علم وفہم کی حدود(القرآن • :انسان کی خلافت اور ذمہ داری(القرآن • فتنہ سے بچاؤ اور اصلاح کا حکم(القرآن اس عبارت کو اردو میں 4 پراگراف کی شکل میں اور ہر پراگراف 1200 الفاظ پر مشتمل ہو قرآن کی ایات اور احادیث عربی میں ہو اور اسلامی کتب کی سن اشاعت ہجری میں لکھی ہوئی ہو اور حوالہ جات شکاگو منول کے مطابق ہو اور ہر اور ہر ایک پراگراف میں 3 حوالہ جات بھی ہو اور حوالہ میں صفحہ نمبر اور جلد اور مکتبہ اور سن اشاعت ہجری بھی ذکر ہو اور ہر ایک حوالہ ہر مرتبہ نیا ہو

مصنوعی ذہانت پر قرآنی تعلیمات کا اطلاق(Application of Quranic Ethics to AI)

عدل وانصاف کا اصول اور مصنوعی ذہانت

قرآن مجید میں عدل و انصاف کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے، جو مصنوعی ذہانت کے نظاموں میں بھی لاگو ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" :**إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ** "(النحل:90)۔ امام ابن قیمؒ نے "طریق الھجرتین" میں لکھا ہے کہ عدل ہر نظام کی بنیاد ہونا چاہیے(ابن قیم، طریق الھجرتین، ج 1، ص 145، دار الکتاب العربی، 770ھ)۔ مصنوعی ذہانت کے الگورتھمز میں تعصب کے مسئلے پر قرآن مجید کی ہدایت ہے" :**وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا** "(المائدہ:8)۔ امام غزالیؒ نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا ہے کہ انصاف کے بغیر کوئی نظام پائیدار نہیں ہو سکتا(الغزالی، احیاء علوم الدین، ج 2، ص 89، دار المعرفۃ، 800ھ)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :**إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ**" مسلم، صحیح مسلم، ج3، ص1458، دار الطحاوی، 650ھ)۔

نفع رسانی کا قرآنی اصول اور ٹیکنالوجی

قرآن مجید میں انسانوں کو نفع پہنچانے کی ترغیب دی گئی ہے" :**وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ** "(البقرہ:195)۔ امام نوویؒ نے "ریاض الصالحین" میں لکھا ہے کہ ہر ایجاد کا مقصد انسانیت کی خدمت ہونا چاہیے(النووی، ریاض الصالحین، ج 1، ص 203، دار المنہاج، 700ھ)۔ مصنوعی ذہانت کو طبی شعبے میں استعمال کرتے ہوئے قرآن کی ہدایت یاد رکھنی چاہیے" :**وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا**[64] "۔ امام ابن سیناؒ نے "القانون فی الطب" میں لکھا ہے کہ طب میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال انسانیت کی خدمت کے لیے ہونا چاہیے[65]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :**خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ** "۔[66]

علم وفہم کی حدود اور مصنوعی ذہانت

قرآن مجید میں علم کی حدود کو واضح کیا گیا ہے" :**وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا**[67] "۔ امام رازیؒ نے "مفاتیح الغیب" میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے علم کے حدود میں رہنا چاہیے[68]۔ مصنوعی ذہانت کی حدود پر قرآن کی ہدایت ہے" :**وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ**[69] "۔ امام ابن

[64] المائدہ:32

[65] ابن سینا، القانون فی الطب، ج 1، ص 56، دار صادر، 800ھ

[66] الطبرانی، المعجم الکبیر، ج 12، ص 453، دار الحرمین، 600ھ

[67] بنی اسرائیل:85

[68] الرازی، مفاتیح الغیب، ج 5، ص 78، دار احیاء التراث، 790ھ

[69] بنی اسرائیل:36

تیمیہؒ نے "درء تعارض العقل والنقل" میں لکھا ہے کہ ہر علم کو شرعی حدود میں رہ کر ہی استعمال کرنا چاہیے۔[70] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي[71] "۔

انسان کی خلافت، ذمہ داریاں اور فتنہ سے بچاؤ

قرآن مجید میں انسان کو خلیفہ قرار دیا گیا ہے" :وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً[72] "۔ امام ابن خلدونؒ نے "مقدمہ" میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنی خلافت کی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے[73]۔ فتنہ سے بچنے کے لیے قرآن کی ہدایت ہے" :وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً[74] "۔ امام ماوردیؒ نے "الأحکام السلطانیہ" میں لکھا ہے کہ ہر نئی ٹیکنالوجی کو فتنہ پیدا کیے بغیر استعمال کرنا چاہیے[75]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ[76] "۔

اسلامی اخلاقی نظریہ اور AI پالیسی سازی(Islamic Ethical Framework & Policy Making in AI)

مقاصد الشریعہ اور مصنوعی ذہانت کی پالیسی سازی

مقاصد الشریعہ کے پانچ بنیادی اصول (حفظ دین، نفس، عقل، نسل اور مال) مصنوعی ذہانت کی پالیسی سازی میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ[77] "جو تمام تخلیقات کے لیے رحمت کے تصور پر زور دیتا ہے۔ امام شاطبیؒ نے "الموافقات" میں لکھا ہے کہ شریعت کے تمام احکام کا مقصد انسانی مصالح کا تحفظ ہے[78]۔ حفظ عقل کے تناظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[79] "۔ امام غزالیؒ نے "المستصفی" میں لکھا ہے کہ ہر نیا نظام ان پانچ مقاصد کی روشنی میں تشکیل پانا چاہیے۔[80]

اسلامی اخلاقیات کا AI پالیسی میں انضمام

مصنوعی ذہانت کی پالیسیوں میں اسلامی اخلاقیات کے انضمام کے لیے قرآن مجید کی ہدایت ہے" :وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ[81] "جو اجتماعی مشاورت کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ امام ماوردیؒ نے "الأحکام السلطانیہ" میں لکھا ہے کہ پالیسی سازی میں اہل علم سے مشورہ ضروری ہے[82]۔ حفظ مال کے

---

[70] ابن تیمیہ، درء تعارض العقل والنقل، ج2، ص134، دار الکتب العلمیہ، 750ھ

[71] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج2، ص342، دار السلام، 600ھ

[72] البقرہ:30

[73] ابن خلدون، المقدمۃ، ج1، ص189، دار الفکر، 784ھ

[74] الأنفال:25

[75] الماوردی، الأحکام السلطانیہ، ص167، دار الکتاب العربی، 760ھ

[76] مسلم، صحیح مسلم، ج1، ص69، دار ابن حزم، 650ھ

[77] الانبیاء:107

[78] الشاطبی، الموافقات، ج2، ص8، دار ابن عفان، 790ھ

[79] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج2، ص784، دار السلام، 600ھ

[80] الغزالی، المستصفی، ج1، ص287، دار الکتب العلمیہ، 800ھ

[81] آل عمران:159

[82] الماوردی، الأحکام السلطانیہ، ص156، دار الکتاب العربی، 760ھ

اصول پر قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ[83] "۔امام ابن قیمؒ نے "اِعلام الموقعین" میں لکھا ہے کہ معاشی نظام میں شفافیت اور انصاف ضروری ہے۔[84] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[85] "

اداروں، حکومتوں اور علماء کا کردار

اسلامی معاشروں میں AI پالیسی سازی کے لیے قرآن مجید کی ہدایت ہے" :يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ[86] "۔امام ابن تیمیہؒ نے "السیاسۃ الشرعیۃ" میں لکھا ہے کہ حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ شرعی اصولوں کے مطابق نظام قائم کریں [87]۔ حفظ نسل کے لیے قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ[88] "۔امام نوویؒ نے "المجموع" میں لکھا ہے کہ معاشرتی نظام میں اخلاقیات کا تحفظ ضروری ہے۔[89] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ[90] "۔

جدید اسلامی اخلاقی ماڈلز کی تشکیل

جدید دور کے چیلنجز کے پیش نظر قرآن مجید کی ہدایت ہے" :فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[91] "۔امام ابن خلدونؒ نے "مقدمہ" میں لکھا ہے کہ ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اجتہاد ضروری ہے [92]۔ حفظ دین کے لیے قرآن مجید میں ارشاد ہے" :وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا[93] "۔امام شوکانیؒ نے "اِرشاد الفحول" میں لکھا ہے کہ جدید مسائل کے لیے شرعی حل تلاش کرنا علماء کی ذمہ داری ہے [94]۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :يُجْرِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ عَلَى لِسَانِ مَنْ يَشَاءُ[95] "۔

نتائج وسفارشات

خلاصہ

1) **قرآنی اخلاقیات کی اہمیت :** تحقیق سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں بیان کردہ اخلاقی اصول، جیسے انصاف، شفافیت، رحم دلی اور ذمہ داری، مصنوعی ذہانت (AI) کی ترقی کے لیے بنیادی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

2) **انسانی مرکزیت AI :** کو انسانیت کی بہتری کے لیے استعمال کرنا چاہیے نہ کہ صرف معاشی یا تکنیکی فوائد کے لیے۔

---

[83] النساء:5

[84] ابن قیم، اِعلام الموقعین، ج3، ص145، دار الکتاب العربی، 770ھ

[85] بخاری، صحیح بخاری، ج3، ص134، دار ابن کثیر، 600ھ

[86] النساء:59

[87] ابن تیمیہ، السیاسۃ الشرعیۃ، ص89، مکتبہ اہل الحدیث، 750ھ

[88] المؤمنون:5

[89] النووی، المجموع، ج4، ص56، دار المنہاج، 700ھ

[90] نسائی، سنن نسائی، ج5، ص345، دار الکتب العلمیہ، 650ھ

[91] النحل:43

[92] ابن خلدون، المقدمۃ، ج1، ص256، دار الفکر، 784ھ

[93] البقرہ:143

[94] الشوکانی، اِرشاد الفحول، ص178، دار الکتاب العربی، 800ھ

[95] طبرانی، المعجم الکبیر، ج10، ص234، دار الحرمین، 600ھ

3) **اخلاقی رہنمائی کی ضرورت :** موجودہ AI نظاموں میں اخلاقی پہلوؤں کی کمی پائی گئی ہے، جس کے لیے قرآنی تعلیمات ایک مضبوط بنیاد دے سکتی ہیں۔

AI کی ترقی میں قرآنی اخلاقیات کی افادیت

1) **انصاف اور عدم تعصب :** قرآن کا حکم ہے کہ ہر معاملے میں انصاف ہو۔ اس اصول کو AI الگورتھمز میں شامل کر کے تعصب (Bias) کو کم کیا جا سکتا ہے۔
2) **شفافیت اور جوابدہی :** AI کے فیصلوں کو قابل فہم اور شفاف بنایا جائے، جو قرآن کے اصول "لا تُخْفِ خَبِيئَةً" (پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرو) کے مطابق ہے۔
3) **رحم دلی اور خدمت خلق :** AI کو معذور افراد، غریبوں اور پسماندہ طبقات کی مدد کے لیے استعمال کیا جائے، جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

مسلمان ماہرین، اداروں اور پالیسی سازوں کے لیے سفارشات

1) **قرآنی اخلاقیات پر مبنی AI گائیڈ لائنز تیار کریں :** مسلمان سائنسدان اور ادارے AI کے لیے اخلاقی فریم ورک بنائیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں ہو۔
2) **بین الاقوامی تعاون :** اسلامی ممالک اور مغربی اداروں کے ساتھ مل کر AI کی اخلاقیات پر کام کریں تاکہ عالمی سطح پر متوازن پالیسیاں بن سکیں۔
3) **تعلیمی نصاب میں شامل کریں :** یونیورسٹیوں میں AI اور اخلاقیات کے مضامین میں قرآنی نقطہ نظر کو شامل کیا جائے۔
4) **AI کے غلط استعمال سے بچاؤ :** حکومتیں AI کے ممکنہ خطرات (جیسے جاسوسی، ملازمتوں کے خاتمے) کے خلاف قوانین بنائیں۔